جوتا خور بُش کی یاد میں

پروفیسر ولی الحق انصاری صاحب، فرنگی محل، لکھنؤ

بہت دشوار ہے اے یار سہنا وار جوتوں کا — مقابل ہو نہیں سکتا کوئی ہتھیار جوتوں کا
سنو تو، کیا زبان حال سے فرماتے ہیں جوتے — جگہ پائیں سرِ بش پر، یہ ہے اصرار جوتوں کا
ہوا ہے تجربہ جس کو وہی اس کرب کو جانے — ہے تلخی اجل سے بھی سوا آزار جوتوں کا
اچھل کر جب سے وہ پہنچے ہیں سر تک اک لفنگے کے — جہاں پر چھا گیا ہے دبدبہ خوددار جوتوں کا
کچھ ایسا چھا گیا ہے خوفِ دہشت گردِ اعظم پر — ہوا کرتا ہے اس کو خواب میں دیدار جوتوں کا
ٹیلی ویژان پر سنہ آٹھ کے چودہ دسمبر کو — نظر آیا ہمیں بغداد میں شہکار جوتوں کا
مبارک ہو تمہیں جوتو، کہ پہنچے پیر سے سر تک — خوشی میں جشن برپا ہو، سجے دربار جوتوں کا
پڑھیں اشعار ان کی مدح میں ہر قوم کے شاعر — ترانہ گائیں دنیا بھر کے موسیقار جوتوں کا
نیا اک واقعہ تاریخ انسانی میں لکھ جاتا — بدل جاتا نہ رخ تھوڑا سا گر خونخوار جوتوں کا
یہی دنیا بنے جنت جو ظالم یوں نظر آئیں — گلوں میں ہار جوتوں کا، سروں پر بار جوتوں کا
مبارک ہو تجھے اے نوجواں، اے منتظر زیدی — ترا جوتا جہاں میں بن گیا سردار جوتوں کا
نہ جوتوں سے ہوئی، لیکن ہوئی توہین یوں بش کی — نہ مل پائے اسے جتنا تھا وہ حقدار جوتوں کا
نشانہ ٹھیک تھا لیکن ہوئی کچھ بات ایسی ہی — تمنائی رہا اس شوخ کا رخسار جوتوں کا
غضب ہے صدر امریکہ کا سر اور صرف دو جوتے؟ — غلط ہے پائے تحفہ وہ فقط دو چار جوتوں کا
مناسب اس کے عہدے کے ہوئی نہ عزت افزائی — لگانا چاہئے تھا سر پہ اک انبار جوتوں کا
ہر انسان کا ہے اب یہ فرض دہشت گردِ اعظم کو — پہنائے برسر بازار اک اک ہار جوتوں کا
بڑا شیطاں تو حصہ پا چکا بغداد میں اپنا — کریں اب انتظار اس ملک کے غدار جوتوں کا
جو خدمت خود تمہاری کی ہے اس نے اہل امریکہ — تمہیں سے ہو گیا اس کے لئے حقدار جوتوں کا

نہ مانے گا تمہاری بات بھی جو منہ سے نکلے گی — ہے بے وقعت زباں، عادی ہے وہ مکار جوتوں کا
کرو تو غور اس پر کہتی ہے تم سے حمیت کیا — تمہارا صدر، تحفہ دیں اسے اغیار جوتوں کا!
دسہرے کی طرح باطل سے اب اظہارِ نفرت کو — جہاں بھر میں منایا جائے گا تہوار جوتوں کا
بکیں گے خوب ہر سال ایسے دن بش مارکہ جوتے — چمک اٹھے گا ہر سال ایسے دن بازار جوتوں کا
سروں پر پھینکنے لے جائیں گے لوگ ان کو رغبت سے — نکل آئے گا مصرف اس جگہ بیکار جوتوں کا
ضیافت ظالموں کے سر کی کرنا ہو تو لے جاؤ — ہماری فرم میں اسٹاک ہے تیار جوتوں کا
شرف حاصل ہو ہم کو بھی ستم کا سر کچلنے کا — اسی باعث کیا ہے ہم نے کاروبار جوتوں کا



باطل شکن منتظر زیدی



جناب مولانا نثار احمد زین پوری صاحب، مدیر الواعظ

منتظر زیدی بھی انھیں اشخاص میں سے ایک ہیں جنھوں نے حسینیت سے جرأت مندی اور ظلم ستیزی کا درس لیا ہے۔ منتظر زیدی نے معمولی حیثیت اور چھوٹے درجے کے ظالم کو جوتا نہیں مارا ہے بلکہ امریکہ جیسی زبردست طاقت اور سُپر پاور حکومت کے سربراہ کو جوتا مارا ہے۔ منتظر زیدی سے پہلے کوئی عہد حاضر کے فرعون و یزید کو ذلیل کرنے کی جرأت نہ کرسکا۔ زیدی کے اس اقدام کا وہی ردعمل ہوا جو ظالم پر مظلوم کے حملہ کے بعد ہوتا ہے۔ دنیا کے گوشہ و کنار سے مظلوم کی جرأت مندی کی تائید میں اور ظالم کی مذمت میں نعرے بلند ہوتے ہیں۔ مظلوم کی ستائش ہوتی اور ہر مظلوم کو لب کشائی کا موقع ملتا ہے۔ منتظر کے اقدام کے بعد یہی صورت حال سامنے آئی ہے۔

منتظر زیدی نے چونکہ ایسے ظالم کو جوتا مارا ہے جس کے ظلم کا دائرہ محدود نہیں ہے لہٰذا اس کے خلاف نفرت کی لہر اور زیدی کی ستائش کی امواج کا دائرہ بھی محدود نہیں ہے دنیا میں جس قدر زیدی کی عزت بڑھ رہی ہے امریکہ اور اس کا سربراہ بش اتنا ہی ذلیل ہو رہا ہے۔ امریکہ کے سربراہ کے ظالم ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ بُش پر پڑنے والے جوتوں کی بھی قیمت بڑھ گئی اور بعض لوگ انھیں کروڑوں میں خریدنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ظالم کے خلاف استعمال ہونے والی چیزیں بھی قیمتی ہو جاتی ہیں اور دوسری طرف استعمال کرنے والے کو بے حد محترم تصور کیا جاتا ہے اور ہر طرح اس کی حمایت کی جاتی ہے چنانچہ بش کو جوتا مارنے والے کی حمایت میں دنیا بھر میں مظاہرے ہو رہے ہیں، اس کے حق میں ہر طبقہ کے نمائندوں کے بیان شائع ہو رہے ہیں لیکن کسی میں اتنی جرأت آج تک نہ ہوسکی کہ وہ امریکہ کے سربراہ ظالم بُش کی حمایت میں مظاہرہ کرے یا اس کے حق میں کوئی بیان ہی شائع کرادے۔ ایسا لگتا ہے کہ دنیا کا ہر شخص اس بش کے ظلم سے دلی طور پر بیزار تھا اور اس کی دلی تمنا یہی تھی کہ بُش یا تو ہلاک ہو جائے یا کم از کم اتنا ذلیل ہو جائے کہ دنیا میں منھ دکھانے کے لائق نہ رہ جائے چنانچہ منتظر زیدی کے جوتا مارنے سے ہر انسان کو مسرت ہوئی۔ جن لوگوں میں جرأت اظہار تھی انھوں نے بُش کو جوتا لگنے کا جشن منایا اور مصلحت پسند دل ہی دل میں خوش ہوتے رہے۔ ❁❁❁